روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 10/ اپریل 2010ء 24ربیع الثانی 1431 ہجری 10شہادت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 78

خدا نجات دے گا

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

”سردار محمد حیات خاں......جو گورنمنٹ کے حکم سے ایک عرصہ دراز تک معطل رہے ڈیڑھ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے زیادہ کچھ عرصہ گزر گیا ہوگا کہ جب طرح طرح کی مصیبتیں اور مشکلیں اور صعوبتیں اس معطّلی کی حالت میں ان کو پیش آئیں اور گورنمنٹ کا منشاء بھی کچھ برخلاف سمجھا جاتا تھا۔ انہیں دنوں میں ان کے بری ہونے کی خبر ہم کو خواب میں ملی اور خواب میں میں نے ان کو کہا کہ تم کچھ خوف مت کرو خدا ہر یک چیز پر قادر ہے وہ تمہیں نجات دے گا۔ چنانچہ یہ خبر انہیں دنوں میں بیسیوں ہندوؤں اور آریوں اور مسلمانوں کو سنائی گئی جس نے سنا بعید از قیاس سمجھا اور بعض نے ایک امر محال خیال کیا اور میں نے سنا ہے کہ انہیں ایام میں محمد حیات خان صاحب کو بھی یہ خبر کسی نے لاہور میں پہنچادی تھی۔ سو الحمد للہ والمنة کہ یہ بشارت بھی جیسی دیکھی تھی ویسی ہی پوری ہوئی۔“

﴿ براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 صفحہ 279، 280﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۸۴۔نشان۔ ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سید محمد اسمٰعیل کا جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن ہے۔ پٹیالہ سے خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا تھا کہ اسحاق میرا چھوٹا بھائی بھی فوت ہو گیا ہے اور تاکید کی تھی کہ خط کو دیکھتے ہی چلے آویں اور اتفاق ایسا ہوا کہ ایسے وقت میں وہ خط پہنچا کہ جب خود میرے گھر کے لوگ سخت تپ سے بیمار تھے اور مجھے خوف تھا کہ اگر اُن کو اِس خط کے مضمون سے اطلاع دی جائے گی تو اندیشہ جان ہے۔ تب میرا دل نہایت اضطراب میں پڑا اُس اضطراب کی حالت میں مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ خبر وفات صحیح نہیں اور میں نے اس الہام سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور شیخ حامد علی اور بہت سے لوگوں کو اطلاع دی اور پھر بعد اس کے شیخ حامد علی کو جو میرا ملازم ہے پٹیالہ میں بھیجا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت خلاف واقعہ تھی۔ سوچنے کا مقام ہے کہ بغیر خدا تعالیٰ کے کسی کو اُمور غیبیہ پر اطلاع نہیں ہوتی اور یہ خدا تعالیٰ نے ایک ایسی غیب کی خبر دی جس نے خط کے مضمون کو ردّ کر دیا۔

۱۸۵۔نشان۔ بعض نشان اِس قسم کے ہوتے ہیں کہ اُن کے وقوع میں ایک منٹ کی تاخیر بھی نہیں ہوتی کہ فی الفور واقع ہو جاتے ہیں اور ان میں گواہ کا پیدا ہونا کم میسر آتا ہے اِسی قسم کا یہ ایک نشان ہے کہ ایک دن بعد نماز صبح میرے پر کشفی حالت طاری ہوئی اور میں نے اُس وقت اس کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا لڑکا مبارک احمد باہر سے آیا ہے اور میرے قریب جو ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی اُس کے ساتھ پیر پھسل کر گر پڑا ہے اور اُس کو بہت چوٹ لگی ہے اور تمام کُرتہ خون سے بھر گیا ہے میں نے اُس وقت مبارک احمد کی والدہ کے پاس جو اُس وقت میرے پاس کھڑی تھیں یہ کشف بیان کیا تو ابھی میں بیان ہی کر چکا تھا کہ مبارک احمد ایک طرف سے دوڑا آیا جب چٹائی کے پاس پہنچا تو چٹائی سے پیر پھسل کر گر پڑا اور سخت چوٹ آئی اور تمام کُرتہ خون سے بھر گیا۔ اور ایک منٹ کے اندر ہی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ایک نادان کہے گا کہ اپنی بیوی کی گواہی کا کیا اعتبار ہے اور نہیں جانتا کہ ہر ایک شخص طبعاً اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر پھر جھوٹ بولے۔..............دشمنوں کو کہاں نصیب ہوسکتا ہے کہ وہ ان نشانوں کو دیکھ سکیں کہ جو ایک طرف بذریعہ پیشگوئی بتلائے جاتے اور دوسری طرف معاً پورے ہو جاتے ہیں دشمن کا تو دل بھی دور ہوتا ہے اور جسم بھی دور۔

﴿حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد22ص 398﴾

قرآن کریم حفظ کرنے کا نیا ریکارڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مدرسة الحفظ کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم حماد احمد زاہد ابن مکرم محمد اظہر صاحب ساکن دارالیمن وسطی ربوہ نے مورخہ 24 مارچ 2010ء کو 7 ماہ اور 7 دن میں سبقاً حفظ کرلیا ہے جو کہ مدرسة الحفظ کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔ (اس سے قبل عزیزم سفیر احمد ورک نے 10 ماہ میں حفظ مکمل کرنے کا ریکارڈ بنایا تھا) احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم اور ان کے خاندان کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور صحیح معنوں میں حامل قرآن بنائے۔ آمین

(پرنسپل مدرسة الحفظ ربوہ)

صدسالہ جوبلی تمغہ جات

ایسے تمام احباب وخواتین جو خود یا ان کے نمائندہ اسناد وصول کر چکے ہیں اور ابھی تک میڈل وصول نہیں کیا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ان کے میڈلز تیار ہیں۔ لہٰذا اپنے میڈل کے حصول کے لئے جلد از جلد نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
فون 0332-7079462,0333-6707153
047-6212473 فیکس: 047-6212398
info@nazaratalee,.org
URL:www.nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 11/ اپریل 2010ء کو ایڈمنسٹریشن آفس فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور رجسٹریشن آفس (پرچی روم) سے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم ظفر احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ مالی

مجلس خدام الاحمدیہ مالی کا چوتھا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مالی کو اپنا چوتھا نیشنل اجتماع مورخہ 26,27 دسمبر 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ اجتماع مشن ہاؤس مالی کے قریب بڑی گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا ۔اجتماع سے تین روز قبل اجتماع گاہ کی تیاری کے لئے وقارعمل شروع کر دیا گیا تھا۔ خدام نے اجتماع کو خوبصورت گیٹ، جھنڈیوں اور بینرز سے بہت خوبصورتی سے سجایا۔

افتتاحی تقریب

سب سے پہلے مالی اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا گیا اور دعا کروائی۔تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں انسان کی پیدائش کا مقصد، عبادت اور نماز کی اہمیت بتائی۔

پھر معزز مہمانوں میں سے جیلی بوگو کے مئیر نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور دعوت نامے کا شکریہ ادا کیا ۔اس کے بعد جناب مدیبوکان سیسے صاحب جو وزارت داخلہ کی طرف سے تشریف لائے اور مالی کی تمام NGO کے نگران بھی ہیں انہوں نے بتایا کہ تین ماہ قبل ان کو خاکسار کے ذریعہ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیت کا تعارف ہوا۔ جب ان کو گزشتہ تین سالوں کی سالانہ رپورٹس پیش کی گئیں تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور احمدیت پوری دنیا میں دین اور انسانیت کی جو خدمت کر رہی ہے وہ قابل تعریف ہے اور مالی ان خدمات کے لحاظ سے ابھی بہت پیچھے ہے۔انہوں نے مالی کے مختلف ریجنز میں پانچ پانچ ہیکٹر زمین دلوانے کا وعدہ کیا اور انہوں نے جیلی بوگو کے مئیر کو بھی کہا کہ میری آپ سے درخواست ہے کہ ان کو تین ہیکٹر زمین دیں تاکہ وہ بہتر طور پر کام کرسکیں۔ان کے اظہار خیال کے بعد مئیر دوبارہ سٹیج پر تشریف لائے اور کہا کہ جو آپ نے کہا ہے درست ہے مَیں زمین دلوانے کا وعدہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد اجتماع کا پروگرام کے مطابق ورزشی انفرادی مقابلہ جات شروع کروائے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد درس ہوا۔شام کے کھانے کے معًا بعد علمی مقابلہ جات شروع کروائے گئے۔ان تمام مقابلہ جات میں خدام واطفال نے بھرپور حصہ لیا۔

دوسرا روز

صبح تمام خدام واطفال نے مین سڑک سے مشن ہاؤس کے سامنے سے گزرتے ہوئے تین کلومیٹر پیدل سفر کیا ساتھ لا الہ الا اللہ کے ورد اور نعرہ ہائے تکبیر ، احمدیت، زندہ باد کے نعرہ جات لگائے۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع کئے گئے۔

اختتامی تقریب

ساڑھے بارہ بجے اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا پھر مکرم مدیبو کانوتے صاحب صدر خدام الاحمدیہ مالی نے خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کی پھر مکرم عمر معاذ صاحب نے خدام کو نصائح کیں اور آخر پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے گئے اور اختتامی دعا کروائی گئی۔

الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ مالی کے چوتھے نیشنل اجتماع میں 31 مجالس کے 480 خدام واطفال نے شرکت کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 5مارچ 2010ء)

عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ بیلجیئم پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 11 ستمبر 2004ء کو فرمایا:۔

حدیث میں ہے کہ عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے۔ مرد نگران کا فرض ہے کہ تربیت کی طرف بھی توجہ دے۔ ہر بات کا خیال رکھے۔ نگران کو تو ہر بات کا علم ہونا چاہئے اور بڑی باریکی میں جا کر علم ہونا چاہئے۔لیکن یہاں بھی میں کہوں گا کہ تربیت کرتے وقت سختی نہیں کرنی، پیار سے سمجھائیں۔بچپن سے اگر تربیت کر رہی ہوں گی نمازوں کی عادت ڈال رہی ہوں گی، جماعت سے منسلک رکھ رہی ہوں گی، جماعت سے ایک تعلق ہوگا، مشن ہاؤس میں (بیت الذکر) میں آنا جانا ہوگا تو بچوں کو بچپن سے ہی عادت پڑ جائے گی اور آپ کو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا۔اور پھر جب دعائیں بھی کر رہی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ پھر اس میں برکت بھی ڈال دیتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 11 جون 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

بیٹی کی رخصتی پر دعائیہ نظم

تجھ کو حق نے خدمتِ دیں سے کیا ہے عطر بیز
روحِ وقف زندگی کا ساتھ ہے تیرے جہیز
عزت و ناموس مرکز کا رہے ہر دم خیال
اب گزارے گی تو ربوہ میں ہی اپنے ماہ و سال
مرحلہ صبر و تحمل کا، کوئی جائے نہ چُوک
سارے لوگوں سے ہمیشہ ہو محبت کا سلوک
تجھ کو پا کر مسکرائے بام و در سسرال کا
تیرے آنے سے مہک اٹھے یہ گھر سسرال کا
بچوں بوڑھوں سے ہمیشہ نرم لہجے میں ہو بات
ہو نہ اکتاہٹ کبھی چہرے پہ، دن ہو یا ہو رات
ہوں شرائط بیعت کی ہر دم ترے پیش نظر
بھولنا ہرگز نہیں ان کو وہ کالج ہو کہ گھر
سر جھکانا ہے نظامِ سلسلہ کے سامنے
دینی ہے تیری گواہی تیرے صبح و شام نے
لکھتے رہنا خط دعاؤں کے امام وقت کو
تا کڑے وقتوں میں ہر مشکل تری آسان ہو
ہر کسی سے ہو رویہ عدل اور انصاف کا
بجھ نہیں سکتا کسی صورت دیا اوصاف کا
وقت کیسا بھی ہو مشکل ہنس کے دینا ہے گزار
شب کے پچھلے پہر میں سجدوں سے آتی ہے بہار
اس بڑھاپے میں ہمیں دینا دعاؤں کی دوا
جا! ہمارا بھی تمہارا بھی محافظ ہو خدا
حکم مُرشد سے ہے بد رسموں سے منہ موڑا ہوا
دل کا رشتہ ان کے آدرشوں سے ہے جوڑا ہوا
حبل جب چھوٹے خلافت کی تو کچھ باقی نہیں
میکدہ ویران ہے اس میں اگر ساقی نہیں
ایک ادنیٰ سا ہے قدسیؔ بھی غلامِ سلسلہ
جان سے پیارا ہو تجھ کو بھی نظامِ سلسلہ

عبدالکریم قدسیؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

تبرکات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی

از حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

رسول کریمؐ کی بعثت

صدیوں قبل جبکہ ضلالت اور گمراہی سے دنیا تیرہ و تار تھی۔ جبکہ مخلوق اپنے خالق کو بکلی فراموش کر چکی تھی۔ جبکہ کفر کی ظلمت ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا نور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں جلوہ گر ہوا۔ جس نے اپنی قوت قدسی سے کفر کی ظلمتوں کو دور کر دیا اور صداقت کی روشنی کے متلاشیوں نے سپیدۂ سحر نمودار ہوتے دیکھ لیا۔ اس میں انہوں نے وہ دُرِ مقصود پا لیا۔ جس کی انہیں ضرورت تھی۔ وہ نور کیا تھا۔ وہ بانی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود تھا۔ جو دنیا کے لئے حقیقی صداقت و راستی۔ رشد و ہدایت کا پیغام لایا اور جو دنیا کے لئے مجسمۂ رحمت بن کر آیا۔ جس نے اپنے خالق سے بھٹکے ہوئے بندوں کو پھر اس تک پہنچنے کا راستہ بتایا۔

جامع جمیع کمالات انسانی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات انسانی تھے۔ آپ کی ذات ان تمام اعلیٰ اور بلند اخلاق اور محامد کی حامل تھی جو بنی نوع انسان کے لئے ہر زمانہ میں کامل نمونہ کا کام دے سکے۔ اتنے عظیم الشان ہادی کی توصیف میں جو جن وانس و ملک سب میں افضل ہے۔ جس کی شان لولاک لما خلقت الافلاک ہے ایک انسان حیران رہ جاتا ہے۔ کہ وہ کیا لکھے۔ کس حصہ مکارم کو بیان کرے اور کسے چھوڑے۔ حضرت مسیح موعود نے اسی مفہوم کا اپنے ایک شعر میں اس طرح ذکر فرمایا ہے فارسی شعر:۔ ترجمہ

1۔ اس کو کسی مدح سرائی کی کیا ضرورت ہے اس کی مدح کرنا خود مدح کرنے والے کی عزت افزائی ہے۔

2۔ وہ تو خود حریم قدس و جلال میں رہتا ہے
وہ تو مدح کرنے والوں کے وہم و گمان سے بالا تر ہے۔

میں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل میں سے صرف آپ کی سادگی اور تکلف و تصنع سے مبرا زندگی کے متعلق مختصراً کچھ لکھنا چاہتی ہوں۔ اس زمانہ میں (لوگوں) نے آپ کے اس عظیم الشان اسوۂ حسنہ کو فراموش کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ گوناگوں مصائب وآلام کا شکار بن رہے ہیں۔

ہر شعبۂ زندگی میں سادگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سادگی اور بے تکلفی کس طرح آپ کے تمام شعبہ ہائے زندگی پر حاوی تھی۔ کھانا، پینا، لباس، رہائش، سامان، آسائش، طرز کلام، معاشرت وغیرہ امور میں نمایاں طور پر آپ کی اس صفت کا اظہار ہوتا ہے۔

تکلف سے تکلیف

بادی النظر میں اگرچہ پُر تکلف افعال سوسائٹی میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور فی زمانہ متمدن اور مہذب لوگوں میں اس کا بہت رواج ہو رہا ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ:۔ ع

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر

ہر ایک جو اس پر عمل کرتا ہے۔ مجبوراً کسی نہ کسی غرض سے۔ اب تو یہ بلا اس قدر عام ہو گئی ہے کہ بلا تخصیص ہر ایک طبقہ اسی مرض میں مبتلا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر.......... کے طبقہ کو دیکھا جائے۔ تو انہیں ہر وقت اپنی شان و شوکت کو قائم رکھنے کی فکر لگی رہتی ہے۔ اس وجہ سے وہ اپنے آپ کو مجبور سمجھتے ہیں کہ تصنع اور ظاہرداری سے کام لیں۔ اسی طرح عالموں کو اپنے علمی رعب میں فرق آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر مذہبی لیڈروں کی طرف دیکھا جائے۔ تو ان کی زندگی اور بھی زیادہ کشمکش میں نظر آتی ہے۔ انہیں ہر وقت تصنع کے ذریعہ اپنے تقدس اور نیکی کے اظہار کا خیال دامنگیر رہتا ہے۔ پھر جو لوگ ان بڑے گروہوں میں شامل نہیں۔ ان کے لئے کم از کم بڑا بننے کی خواہش ہی تکلف و تصنع کی محرک ہوتی ہے۔

ہمارے ہادی اور رہبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے تھے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے کل دنیا کے لئے کامل نمونہ بنایا ہے۔ انہوں نے اپنے عمل سے یہ سبق دیا ہے کہ ہمیں لوگوں کی نظروں میں جھوٹی عزت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ اصل عزت وہی ہے۔ جو خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور مومن کو صرف خدا سے ڈرنا چاہئے نیز یہ کہ نیک اور پاک جذبات کو دبانا نہیں چاہئے اور جو بُرے جذبات ہوں۔ انہیں بکلی مار دینا چاہئے۔ نہ کہ صرف لوگوں سے چھپا کر اندر ہی اندر ان کی پرورش کرتے رہنا چاہئے۔

وسیع الاخلاقی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی کا یہ عالم تھا۔ کہ نادار سے نادار اور عاجز سے عاجز انسان بلا جھجک آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اظہار مدعا کر سکتا تھا۔ مفلس سے مفلس انسان کی آپ دعوت قبول فرما لیتے اور جو کچھ وہ پیش کرتا۔ بڑی خوشی سے تناول فرماتے۔ آپ کے بے انتہا رفق، فروتنی، سادگی کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ لوگوں کے قلوب خود بخود آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ قرآن کریم میں آپ کے اس خلق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (۔) کہ اگر آپ سخت دل ہوتے۔ تو آپ لوگوں میں اس درجہ قبولیت نہ حاصل ہوتی۔

ہر کام خود کر لیتے

آپ ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے۔ جو تفاخر میں بہت مشہور تھی۔ خصوصاً ان کے سرداروں میں خرم و حشم کا بہت رواج تھا اور جنہیں وہ اپنی شان و شوکت کے اظہار کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ لیکن آپ نے باوجود ایک مشہور اور معزز خاندان کا فرد ہونے کے پھر روحانی پیشوا اور سردار ہونے کے پھر ایک خود مختار بادشاہ ہونے کے ہمیشہ سادگی اپنا شیوہ رکھا۔ آپ ہر قسم کا کام خود اپنے ہاتھ سے سرانجام دے لیتے اور محنت میں راحت محسوس کرتے۔ اگر بچپن میں آپ نے بکریاں چرائیں۔ تو جوانی میں آپ نے بحیثیت حصہ دار تجارت کرنا عار نہیں سمجھا۔ پھر منصب رسالت پر سرفراز ہونے کے بعد جب کہ ہزاروں نفوس آپ کی غلامی اپنے لئے فخر کا موجب سمجھتے تھے۔ آپ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں بھی اپنی کسر شان نہیں تصور فرماتے تھے۔

خوراک میں سادگی

کھانے میں اتنی سادگی تھی۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ دو دو مہینے گزر جاتے۔ مگر ہمارے گھروں میں آگ نہ جلتی اور ہم لوگ کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔ سوائے اس کے کہ انصار ہمسایوں کے ہاں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دودھ بطور ہدیہ آ جاتا اور آپ ہمیں پلا دیا کرتے۔ خوراک کے متعلق آپ کی سادگی تھوڑی مدت تک ہی نہیں رہی۔ بلکہ آخر تک آپ کا یہی رویہ رہا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ان کا ایک جماعت کے پاس سے گزر ہوا۔ جس کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری تھی۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بھی مدعو کیا۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے گزر گئے اور آپ نے پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وفات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کھانے پینے کا کوئی خاص اہتمام نہ فرمایا۔ بلکہ حد درجہ کی سادگی سے گزارہ فرماتے رہے اور بھی متعدد حدیثیں ہیں جن سے آپ کی خوراک کی سادگی کا حال معلوم ہوتا ہے۔

لباس میں سادگی

لباس میں بھی آپ کی سادگی کا یہی حال تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ جب آپ فوت ہوئے۔ تو آپ کے جسم مبارک پر ایک پیوند والی چادر اور ایک گاڑھے کا کرتہ تھا۔ بستر کا یہ حال تھا کہ آپ کھجور کے کُھردرے بوریے پر استراحت فرماتے۔ حتیٰ کہ اس چٹائی کے نشان آپ کے جسم مبارک پر پڑ جایا کرتے۔

ایک ناواقف کہہ سکتا ہے کہ جب کچھ پاس ہی نہ ہو تو فراخی کی زندگی کیونکر بسر کی جا سکتی ہے۔ مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ اس وقت بھی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکومت اور بادشاہت عطا کی اور اموال بکثرت آپ کے پاس آنے لگے۔ آپ کو کبھی اپنے نفس پر یا اپنے متعلقین پر خرچ کرنے کا خیال تک نہ آیا۔ تمام مال و اسباب غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے اور اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ نہ رکھتے۔ غرض باوجود مال و دولت کے آپ اس قدر سادگی اور کفایت شعاری سے بسر فرماتے رہے۔ جس کی مثال کسی اور جگہ ملنی ناممکن ہے۔

گھر کا کام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کا کام خود کر لیا کرتے تھے۔ بخاری میں ایک حدیث ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ آپ اپنے اہل کو گھر کے کام میں امداد دیتے اور جب نماز کا وقت آ جاتا۔ تو آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے۔

اللہ اللہ کس کمال درجہ کی سادگی ہے۔ آپ دونوں جہان کے بادشاہ ہیں۔ ہزاروں ذمہ واریاں آپ کے کندھوں پر ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا جری نہایت اطمینان سے اپنے اہل خانہ کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتا ہے اور اپنے لئے کوئی خادم رکھنا بھی پسند نہیں کرتا جو اسے اس جسمانی مشقت سے آزاد کر دے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی لخت جگر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور وہ آپ سے ایک خدمت گار کا مطالبہ کرتی ہیں۔ تو آپ ان کے لئے یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ انہیں اس مشقت سے بچائیں۔

صحابہؓ کے ساتھ کاموں میں شرکت

یہی نہیں کہ آپؐ اپنے گھر کا کام کیا کرتے تھے۔ بلکہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ معمولی کاموں میں بھی بخوشی شریک ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپ صحابہ کرام کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے تھے۔ پھر جنگ احزاب کے موقعہ پر آپؐ نے خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ حتیٰ کہ لکھا ہے۔ مٹی گر گر کر آپ کا جسم گرد آلودہ ہوگیا تھا۔

کلام میں سادگی

آپؐ کے کلام میں بھی اسی سادگی کی جھلک ہے جو آپؐ کے کاموں میں نظر آتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں۔ کہ نماز لمبی کروں۔ لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس خوف سے کہ بچہ کی ماں کو مشقت میں نہ ڈالوں۔

کس سادگی سے فرمایا کہ بچہ کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دیتا ہوں۔

اسی قسم کا ایک اور واقعہ بھی ہے۔ کہ ایک دفعہ آپؐ کو کسی انصاری نے کہلا بھیجا۔ کہ آپؐ کی اور چار اور آدمیوں کی ہمارے ہاں دعوت ہے۔ جب آپؐ ان کے گھر تشریف لے جانے لگے تو راستہ میں ایک اور شخص آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ آپؐ نے انصاری کے گھر پہنچ کر اس سے فرمایا۔ کہ تم نے تو پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی۔ کیا اس چھٹے کو بھی اجازت ہے۔ جب اس نے اجازت دی۔ تب آپؐ اس کے مکان میں داخل ہوئے۔ بظاہر یہ عجیب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپؐ اجازت طلب فرماتے ہیں اور وہ بھی ایک ایسے شخص سے جو اپنا مال اور جان سب کچھ آپؐ کا ہی سمجھتا ہے۔

علاوہ ازیں ایسے موقعوں پر عموماً خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔ مگر آپؐ نے بے تکلفی سے معاملہ کو واضح کر کے........... یہ سبق دیا۔ کہ خواہ مخواہ تکلف میں کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہئے اور انسان کو اپنا معاملہ صاف رکھنا چاہئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی کے متعلق واقعات تو بے شمار ہیں۔ لیکن ہماری غرض صرف واقعات کی نقل نہیں۔ بلکہ نصیحت حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مبارک زندگی کے ہر حصہ میں سادگی پر عمل کر کے یہ نمونہ قائم کیا ہے کہ انہیں بھی تکلفات سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ حقیقی مومنانہ اور خوشگوار زندگی سادگی میں ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

(الفضل 8 نومبر 1931ء)

مکرم ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

پانی بکثرت استعمال کرنے کے طریق

روزانہ پانی کثرت سے استعمال کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ مثال کے طور پر پانی کی ایک مناسب مقدار کا استعمال ہمیں پانی کی کمی کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ ہمارے جسم کو صاف رکھتا ہے اور شفا بخشی کے عمل کو بڑھاتا ہے۔ زندگی کی اس بنیادی ضرورت کو روزانہ کس طرح ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے درج ذیل طریقے ہیں:۔

☆ پہلے تو یہ معلوم کریں کہ آپ کو پانی کے استعمال کی کس قدر ضرورت ہے۔ آپ نے غالباً 8/8 کا اصول تو سنا ہوگا یعنی 8 گھنٹے کام کے دوران 8 گلاس پانی کا استعمال کریں۔

لیکن یہاں ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ انسانی جسم کو پانی کی مطلوبہ مقدار اس بات پر منحصر ہے کہ انسان کا وزن کتنا ہے، کس نوعیت کے کام وہ دن بھر میں کرتا ہے اور اس کی آب و ہوا کس قسم کی ہے۔

ہمارے جسم کو ایک دن میں پانی کی کتنی مقدار کی ضرورت ہے یہ بات معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اپنا وزن کلوگرام میں تولیں مثال کے طور پر آپ کا وزن 60 کلوگرام ہے تو 30 ایم ایل فی کلو کے حساب سے 60 سے ضرب دیں تو جواب 1800 ایم ایل آئے گا یعنی 1 لیٹر اور 800 ملی لیٹر اس طرح آپ کو تقریباً پونے دو لیٹر پانی کی روزانہ ضرورت ہوگی۔ اگر آپ کا گلاس 500 ایم ایل کا ہے تو آپ کو تقریباً کم ازکم ایسے چار گلاس پانی کی ضرورت ہے۔

ایک بات یاد رہے کہ درج بالا پانی کی مقدار کا استعمال ابھی تک ایک متنازع موضوع ہے کیونکہ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ آٹھ گلاس پانی کا روزانہ استعمال ایک مبالغہ آمیز سی بات لگتی ہے۔

☆ اس بات کا مشاہدہ کریں کہ آپ روزانہ کتنا پانی پیتے ہیں اور یہ مشاہدہ چند روز تک کرتے رہیں۔ اس مشاہدہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ مجوزہ مقدار سے کم مقدار میں پانی پیتے ہیں تو درج ذیل تجاویز کو استعمال کر کے دیکھیں۔

☆ آپ جہاں کہیں بھی جائیں اپنے ساتھ پانی کی بوتل ضرور رکھیں۔

☆ جب بھی آپ اپنا کوئی کام کر رہے ہوں یا پڑھ رہے ہوں تو اپنے سامنے پانی کا ایک گلاس یا کپ رکھیں اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دو، چار گھونٹ پانی پیتے رہیں۔

☆ اپنے موبائل فون یا گھڑی پر ایک گھنٹہ کی یاد دہانی کا الارم لگا دیں جو آپ کو ہر گھنٹہ کے بعد یاد دلاتا رہے کہ آپ نے ایک گلاس پانی پینا ہے۔ لہٰذا اس طرح اگر آپ ہر ایک گھنٹہ بعد ایک گلاس یا ایک کپ پانی پیتے ہیں تو آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی یا کام کے اختتام پر آپ تقریباً 1.4 لیٹر پانی پی چکے ہوں گے۔

☆ پانی کو ذائقہ دار بنانے کے لئے اس میں دو، چار قطرے لیموں کے ڈال لیں۔ یوں آپ کو پانی کا ذائقہ اچھا لگے گا اور آپ کا زیادہ پانی پینے کو دل چاہے گا۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ اتنا لیموں نہ ڈالا جائے کہ پانی میں کھٹاس آجائے۔ بلکہ ایک گلاس میں دو یا تین قطرے لیموں کے رس کے ڈالیں۔ اگر پانی میں کھیرے کے چھوٹے چھوٹے ایک یا دو ٹکڑے ڈال دیئے جائیں تو اس سے بھی پانی کا ذائقہ مزیدار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ واٹر کولر یا گھڑے میں شام کے وقت پودینے کے کچھ پتے یا الائچی سبز کے چند دانے ڈال دیئے جائیں اور پھر یہ پانی اگلے روز استعمال کیا جائے تو اس سے ایک تو پانی کا ذائقہ اچھا ہو جاتا ہے دوسرا یہ فائدہ مند بھی ثابت ہوتا ہے۔

☆ ایسے کھانے یا پھل کھائیں جن میں پانی کی مقدار زیادہ ہو۔ جیسے تربوز جس میں وزن کے لحاظ سے 92 فیصد پانی ہوتا ہے۔ تربوز کا رس نکال کر اس میں کچھ برف ڈال کر ٹھنڈا کر لیا جائے اور گرمیوں کے موسم میں استعمال کیا جائے تو یہ بھی ایک بہترین اور تروتازہ مشروب ہوتا ہے۔

☆ ٹماٹر میں تقریباً 95 فیصد اور انڈے میں تقریباً 74 فیصد پانی بلحاظ وزن موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کا استعمال بھی جسم میں پانی کی کمی کو کسی حد تک پورا کرتا ہے۔

☆ اگر آپ چاہتے ہیں کہ پانی ذائقہ دار ہو تو اسے ٹھنڈا رکھیں، پینے والے پانی کے برتن کو ہمیشہ فریج میں رکھیں اور پانی کی وہ بوتل جو آپ اپنے ساتھ کام پر لے جاتے ہیں اسے فریزر میں رکھ کر جما لیں تاکہ وہ آپ کے کام پر جانے اور بوقت استعمال تک دوبارہ پانی کی شکل میں آجائے اور ٹھنڈا رہے۔ ایک بات یاد رہے کہ ٹھنڈے پانی میں وہ انرجی ہوتی ہے جس کی ہمارے جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ کو پسینہ آیا ہوا اور پانی کی شدید طلب ہو رہی ہو تو ایسی صورت میں نیم ٹھنڈا پانی استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں آپ کا جسم اس نیم ٹھنڈے پانی کو فوراً جذب کر لیتا ہے بہ نسبت زیادہ ٹھنڈے پانی کے کیونکہ جسم کو اس زیادہ ٹھنڈے پانی کو پہلے عام درجہ حرارت پر لانا پڑتا ہے اور پھر پانی نے اپنا اصل کام شروع کرنا ہوتا ہے یعنی آپ کی تھکاوٹ، پیاس اور پانی کی کمی کو دور کرنے کا کام۔

☆ مختلف علاقوں کی آب و ہوا بھی پانی کے زیادہ یا کم استعمال پر اثر انداز ہوتی ہے مثلاً جب ایک گرم دن میں آپ کو کسی کام کے سلسلہ میں باہر نکلنا پڑتا ہے تو آپ کو پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ پسینے کی صورت میں نکلنے والے پانی کی کمی کو پُر کیا جا سکے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ جسم میں پانی کی کمی دور ہوتی ہے بلکہ دل کی مختلف بیماریوں سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

انسانی جسم اس وقت زیادہ بہتر طور پر کام کرتا ہے جب اسے پانی کی مطلوبہ مقدار میسر ہو جسم میں پانی کی مناسب مقدار کا نہ ہونا سب سے پہلے ہمارے دماغ کو متاثر کرتا ہے جو کہ انتہائی خطرناک بھی ہوسکتا ہے۔

تنبیہ

☆ پانی کے زیادہ استعمال کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ آپ کو آدھی رات کو پیشاب کی حاجت ہو۔ لہٰذا ایسی صورتحال سے بچنے کے لئے چاہئے کہ سونے سے چند گھنٹے پہلے پانی کا زیادہ استعمال نہ کریں یا سونے سے پہلے ایک بار باتھ روم سے ضرور ہولیں۔

☆ وہ لوگ جن کو دل کی بیماری ہے، بلڈ پریشر کی بیماری ہے یا ان کے جسم کا نچلا حصہ سُوج جاتا ہے انہیں پانی کے زیادہ استعمال سے احتیاط برتنی چاہئے اسی طرح اگر آپ کو گردوں کی پرانی تکلیف ہے یا آپ نے گردوں کی پیوندکاری (Transplantion) کروائی ہے تو آپ کو چاہئے کہ پانی والی اشیاء کے زیادہ استعمال سے قبل اپنے معالج سے مشورہ ضرور کرلیں۔

☆ کھانے کے دوران پانی کا استعمال زیادہ نہ کریں کیونکہ یہ آپ کے معدہ کے لئے نقصان دہ ہے۔ کھانے کے دوران زیادہ پانی کے استعمال سے معدہ میں موجود تیزابی عناصر پتلے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہاضمے کے مسائل جنم لیتے ہیں۔

☆ اگر آپ کسی ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں شدید گرمی پڑتی ہے تو پھر آپ کو چاہئے کہ کثرت سے پانی استعمال کریں اور اس سلسلہ میں ہرگز کوتاہی نہ برتیں۔

☆ یاد رہے کچھ بڑی عمر کے لوگ پانی کے زیادہ استعمال سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ انہیں بار بار باتھ روم جانا پڑے گا جو کہ ان کے لئے دشوار ہے۔ اس قسم کے حالات میں ان بڑی عمر کے لوگوں کے قریب ہی ایک کموڈ لگوا دیں۔ اور اگر تو آپ خود ان بزرگوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں تو انہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ باتھ روم تک لے جانے میں مدد دیں گے اس لئے آپ بلا جھجک پانی پیئیں کیونکہ یہ آپ کی صحت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہمارا جسم 60 سے 70 فیصد پانی پر مشتمل ہے۔ خون کا زیادہ تر حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پھیپھڑے، مسلز اور دماغ وغیرہ سب میں پانی کی کثیر مقدار موجود ہے۔

ہمارے جسم کو جسمانی درجہ حرارت کو مستحکم رکھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس کے علاوہ پانی ہی کی مدد سے غذائی اجزاء جسم کے دوسرے اعضاء تک پہنچتے ہیں۔

پانی ہمارے جسم کے خلیوں کو آکسیجن مہیا کرتا ہے۔ فضلات کو جسم سے نکالنے میں مددگار رہتا ہے اور ہمارے جوڑوں اور دیگر اعضاء کی حفاظت کرتا ہے۔

مکرم مرزا عطاء الرؤف صاحب

سیرت صحابہؓ رسول ﷺ صفت وہاب کی روشنی میں

وھب لہ مالاً کے معنی ہیں کہ اس کو مال بلا عوض دیا۔ واہب اور وہاب کے معنی ہیں بلا عوض دینے والا۔

(اقرب الموارد)

الھِبۃُ کے معنی ہیں اپنی چیز دوسرے کو بلا معاوضہ دے دینا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت الوہاب اور الواھب ان معنوں میں ہے کہ وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے مطابق دیتا ہے۔

(مفردات امام راغبؒ)

تاج العروس میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک الوھاب بھی ہے اور اس سے مراد ایسی ذات ہے جو بندوں پر نعمتیں نچھاور کرتی ہے۔

علامہ ابن اثیر النہایۃ میں لکھتے ہیں کہ الوھاب اگر خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد وہ ہستی ہے جو وسیع پیمانے پر خرچ کرے اور نوازے اور ہمیشہ ایسی عطا جاری رکھے کہ جس میں کسی قسم کا تکلف، کوئی طمع یا غرض یا کوئی معاوضہ کی خواہش شامل نہ ہو۔

لسان العرب میں لکھا ہے کہ الھبۃ ایسے تحفہ یا ایسی عطا کو کہتے ہیں جو معاوضہ اور غرض سے نہ ہوئی ہو اور جب ایسی عطا بکثرت ہو تو اس کے کرنے والے کو وھاب کہیں گے اور الوھاب خدا تعالیٰ کی صفت میں سے ہے اور اس سے مراد ایسی ذات ہے جو اپنے بندوں کو نعمتوں سے نوازا کرتی ہے۔

قرآن کریم یہ دعا سکھاتا ہے۔

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

(آل عمران:9)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ آل عمران کی آیت 9 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انك انت الوھاب گویا کہ بندہ عرض کرتا ہے اے میرے معبود یہ وہ چیزیں ہیں جو میں نے اپنی دعا میں تجھ سے طلب کی ہیں میری نسبت سے تو یہ بہت بڑی ہیں لیکن تیرے کرم کی نسبت اور تیری جود وسخا اور رحمت کی نسبت سے یہ بہت حقیر ہیں۔ تو ایسی وہاب ذات ہے جس کی عطا سے میں نے اشیاء کے حقائق اور ان کا تعارف ان کی ماہیت اور ان کے وجود کو پہچانا ہے اور اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ سب تیری سخا، تیرے احسان اور تیرے کرم کی وجہ سے ہے۔ اے نیکیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے اور قدیم سے احسان کرنے والے مجھے امید ہے کہ تو اس مسکین کی خواہش کو نامراد نہیں رکھے گا اور نہ ہی اس مسکین کی دعا کو رد کرے گا۔ اے ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین خدا! اس مسکین کو اپنے فضل کے ساتھ اپنی رحمت کا مورد بنادے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 17 مئی 2002ء مطبوعہ روزنامہ الفضل 29 جولائی 2002ء)

صحابہ رسولؐ میں سے اکثر معاشی لحاظ سے کوئی خاص متمول انسان نہ تھے عرب کا اکثر علاقہ اس وقت متمدن دنیا کے مقابلہ پر کوئی معاشی status نہیں رکھتا تھا۔ صحابہ میں سے بعض کا حال یہ تھا کہ ان کو دو وقت کی روٹی ملنا مشکل ہوتی تھی۔ مثلاً حضرت ابو ھریرہؓ کے بارہ میں ذکر ملتا ہے کہ وہ ہر وقت دربار نبوت میں بیٹھے رہتے تھے۔ لوگ نماز ادا کر کے چلے جاتے مگر وہ وہیں مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ بعض اوقات بے ہوش ہو جایا کرتے تھے تو لوگ مرگی کا دورہ سمجھ کر سر پر جوتیاں مارتے تھے مگر وہ تو بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوتے تھے۔

پھر ان کے علاوہ مدینہ میں اصحاب الصفہ کے نام سے ایک گروہ تھا جن کا نہ کوئی گھر تھا اور نہ ہی کوئی ذریعہ معاش۔ غرض ان میں سے اکثر کی معاشی حالت پختہ نہ تھی لیکن جوں جوں اسلام پھیلا اور خدا نے ترقیات دیں صحابہ نے اپنی غربت کے باوجود خدا کی راہ میں مال خرچ کیا۔ خدا کی راہ میں فرضی خرچ ہو یا نفلی صحابہ نے دونوں میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ جب بھی ضرورت پیش آئی انہوں نے بے دریغ خرچ کیا۔ اب میں صحابہ کے انفاق فی سبیل اللہ کے واقعات درج کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکر کے بارے میں ملتا ہے کہ غزوہ تبوک کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تو حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا سامان لے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو فرمایا: اللہ اور اس کا رسول۔

(ترمذی کتاب المناقب۔ مناقب ابوبکرؓ)

پھر ذکر ملتا ہے کہ قبول اسلام کے وقت آپ کے پاس چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے۔ آپ نے یہ تمام دولت راہِ خدا میں صرف کردی۔

(طبقات ابن سعد جز 3 قسم اول صفحہ 123)

حضرت ابوبکر کے بارے میں آتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت آپ کے پاس پانچ چھ ہزار درہم تھے وہ سب آپ نے اپنے ساتھ لئے تا کہ راستے میں یا مدینہ میں جا کر ضرورت پوری ہو سکے حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ آپ نے ہمارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا یعنی سارا مال خدا اور اسکے رسول کے لئے ساتھ لے گئے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 327)

پھر آپ نے اسی پر اکتفاء نہ کیا بلکہ وفات کے وقت آپ نے فقراء و مساکین کے لیے اپنے مال سے خمس کی وصیت فرمادی۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 324)

آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے بھی آپ کے بارے میں یہ بابرکت کلمات نکلے ہیں

مجھے ابوبکر کے مال سے بڑھ کر کسی کے مال نے کبھی فائدہ نہیں پہنچایا۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 316)

پھر حضرت عمر کے بارے میں ملتا ہے کہ 9ھ میں غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے جہاں دوسرے صحابہ نے قربانیاں کیں آپ نے بھی اپنے گھر کا آدھا سامان اس موقع پر پیش کر دیا۔

(ترمذی کتاب المناقب فضائل عمرؓ)

اس کے علاوہ فتح خیبر کے بعد آپ کے حصہ میں ایک قطعہ خیبر کی زمین کا آیا۔ آپؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے پاس سب سے بہترین زمین کا قطعہ یہی ہے آپ ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وقف کر دو لہذا آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ قطعہ غرباء مساکین اور محتاجوں وغیرہ کے لیے وقف کر دی۔

(ابوداؤد کتاب الوصایا باب ماجاء فی الرجل یوقف الوقف)

حضرت اسلمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ بازار گیا۔ ایک نوجوان عورت ان سے ملی اور عرض کیا اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور بچے چھوٹے ہیں۔ جن کا فاقہ سے برا حال ہے۔ نہ ہماری کوئی کھیتی ہے نہ جانور۔ اور مجھے ڈر ہے کہ یہ یتیم بچے بھوک سے ہلاک نہ ہو جائیں اور میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی۔ میرا باپ حدیبیہ میں رسولؐ اللہ کے ساتھ شامل تھا۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر اس عورت کے احترام میں وہیں رُک گئے فرمایا "اتنے قریبی تعلق کا حوالہ دینے پر میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں"۔ پھر گھر میں بندھے ایک مضبوط اونٹ پر دو بورے غلے کے بھرے لدوائے، ان کے درمیان دیگر اخراجات کے لئے رقم اور کپڑے رکھوائے اور اونٹ کی مہار اس خاتون کو تھما کر فرمایا "یہ لے جاؤ اور انشاء اللہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اور بہتر سامان پیدا فرمادے گا"۔ جود و سخا کا یہ نظارہ دیکھنے والے حیران تھے ایک نے تو کہہ بھی دیا اے امیر المومنین! آپ نے اس عورت کو کچھ زیادہ ہی دے دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "خدا کی قسم! میں نے اس خاتون کے باپ اور بھائی کو دیکھا کہ ایک زمانے تک ہمارے ساتھ انہوں نے محاصرہ کیا پھر فتح کے بعد ہم مال غنیمت کے حصے تقسیم کرنے لگے"۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیہ)

حضرت عثمانؓ بن عفان بہت دولتمند تھے اور فیاض بھی۔ آنحضرت ﷺ کے دور میں مسلمانوں کی تعداد کافی بڑھنے سے جب مسجد نبوی تنگ پڑ گئی تو اس کو وسیع کرنا چاہا مسجد کے ساتھ ایک زمین کا قطعہ تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس کو خرید کر خدا کے حوالے کرے؟ اس پر حضرت عثمانؓ نے اس کو بیس ہزار درہم کا خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دیا۔ پھر مسلمانوں کو مدینہ میں پانی کی بڑی کمی تھی لہٰذا آپؓ نے رومہ نامی کنوئیں کو خرید کر تمام لوگوں کے لئے وقف کر دیا۔ اس کے علاوہ غزوہ تبوک کے موقع پر آپؓ نے تمام صحابہ کو سامان جنگ مہیا کیا۔

(نسائی کتاب الجہاد باب فضل من جھز غازیاً)

حضرت ابیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ میں ایک آدمی کے پاس گیا اس نے اپنا سارا مال اکٹھا کیا تو میں نے شرح کے حساب سے ایک بنت مخاض جو اس پر واجب بنتی ہے دینے کو کہا۔ اس نے کہا کہ اس کا کیا فائدہ، نہ دودھ دیتی ہے اور نہ سواری کے قابل ہے۔ تم موٹی اونٹنی لے جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ مجھے اس کے لینے کا حکم نہیں تم خود آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر پیش کر دو۔ لہذا (راوی کہتے ہیں کہ) ہم دونوں اس اونٹنی کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے سارا واقعہ پیش کر دیا اس پر رسول اللہ نے اسے فرمایا کہ تجھ پر بنت مخاض ہی واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر تو مزید ثواب کا ارادہ کر رہا ہے تو خدا تجھے اس کا اجر دے گا لہذا وہ اونٹنی دیکر چلا گیا۔

(کنز العمال جلد 3 ص 309، مسند احمد جلد 5 ص 142)

حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ دو میرا ارادہ ہے کہ میں ایک لشکر بھیجوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس چار ہزار دینار ہیں دو ہزار تو میں نے اللہ کو قرض ثواب کے لئے دیتا ہوں اور دو ہزار گھر والوں کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تو نے اللہ کی راہ میں دیا اور جو تو نے اہل کے لئے چھوڑا اللہ دونوں میں برکت نازل کرے۔ ایک انصاری نے ساری رات مزدوری کر کے دو صاع کھجوروں کے حاصل کئے تھے۔ اس نے بھی عرض کی کہ میں مزدوری کر کے دو صاع کھجوروں کے حاصل کئے ہیں ایک صاع خدا کے لئے جبکہ ایک صاع اپنے اھل کے لئے رکھتا ہوں۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری "من ذالذی یقرض اللہ...... الاخر"۔ تو حضرت ابو حداحؓ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! واقعی اللہ ہم لوگوں سے قرض کا ارادہ کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اے ابو حداح انہوں نے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ ذرا دکھائیے آپ نے اپنا ہاتھ دکھایا تو حضرت ابو حداح نے کہا میں نے اپنا باغ اپنے رب کو قرض دیا ان کے اس باغ میں چھ کھجوروں کے درخت تھے وہ وہاں سے چل کر باغ میں پہنچے اور اپنی بیوی کو آواز دے کر کہا کہ اس باغ سے نکل جاؤ اسے میں نے اپنے رب کو قرض دے دیا ہے۔

(الاصابہ فی تمیز الاصحابہ جلد 4 صفحہ 59)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ اپنے

گھر میں تھیں انہوں نے مدینہ میں شور سنا تو دریافت کیا کہ یہ کیسا شور ہے۔ لوگوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عوف کا سامان تجارت کا قافلہ شام سے آیا ہے ہر قسم کا سامان اس میں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس قافلہ میں سات سو اونٹ تھے اور اس قافلہ کی آواز سے تمام مدینہ گونج اٹھا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت میں گھسٹتے داخل ہوتے دیکھا ہے جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تک یہ بات پہنچی تو کہنے لگے اگر مجھ سے ہوسکا تو جنت میں کھڑے ہوکر داخل ہوں گا۔ پس ان تمام اونٹوں کو مع ان کے پالان اور اس کے لدے ہوئے سامان کے بوجھوں کو اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 93)

ایک دفعہ حضرت لبابۃ بن المنذرؓ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا جس کی وجہ سے ان کی طبیعت پر یہ بہت گراں گزرا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ ایسی زمین چھوڑ دوں جس میں میں نے گناہ کیا ہے اور آپ کے پاس رہوں۔ لہٰذا میں اپنا تمام مال اللہ اور رسول ﷺ کی خدمت میں دیتا ہوں۔

(موطا امام مالکؒ کتاب الایمان والنذر باب جامع الایمان)

ایک دفعہ قبیلہ مضر کے کچھ فاقہ زدہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے جب ان کی حالت دیکھی تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز کے بعد ان کے لیے صدقہ کی تحریک کی تو ایک صحابی کے پاس درہم و دینار کی ایک اتنی بھاری تھیلی تھی کہ اس کو بمشکل اٹھایا جا سکتا تھا۔ انہوں نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ان کے علاوہ دوسرے صحابہ نے بھی کپڑوں اور غلہ کا ڈھیر لگا دیا۔ (نسائی کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقۃ)

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بالوں میں سکری دور کرنے کے طریق

سردیوں کے آتے ہی بالوں میں سفید رنگ کی خشکی جمنے لگتی ہے۔ جسے اردو میں سکری اور انگریزی میں ڈینڈرف Dandruff کہتے ہیں۔

ڈینڈرف دراصل سر کی سطح کی مردہ جلد ہوتی ہے۔ جو ابنارمل انداز میں اترنے لگتی ہے۔ یہ سفید سفید چیز بالوں کو روکھا اور خشک کر دیتی ہے۔ چونکہ سردیوں میں خشک ہوا چلتی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ زیادہ ہونے لگتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ اپنے بالوں کو صاف رکھیں۔ ہر دوسرے دن بال ضرور دھوئیں۔ دھونے سے پہلے بالوں میں خالص تیل کا مساج ضرور کریں۔

ہومیو ڈاکٹر ا۔ق۔ باری

مجھے قادیان دارالامان جاکر کیا ملا

خاکسار کی دیرینہ خواہش تھی کہ دیار مہدی کی زیارت نصیب ہو۔ آخر اللہ جل شانہٗ نے اپنے سمیع و مجیب ہونے کا اظہار فرمایا ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور خاص فضل فرماتے ہوئے پوری فیملی کو اس مقدس سفر کو پہلی دفعہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ دن آگیا جب ہم قافلوں کی صورت میں ربوہ سے قادیان دارالامان پہنچے۔ مارے خوشی کے ہمارے قدم زمین پر نہ ٹکتے تھے۔ دل خوشی سے بلیوں اچھل رہا تھا۔ بار بار ایک دوسرے کو خوشی سے بتاتے کہ ہم قادیان میں ہیں۔ قادیان کی گلیاں قابل رشک ہیں جن پر حضرت مسیح موعود کے مبارک قدم پڑے۔ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود ہوا تو قادیان کے باسیوں نے اس نظم کے ذریعہ اپنی محبت کا اظہار کیا۔ جس کا ایک مصرعہ یہ ہے کہ

اہیدا مٹی گھٹا لاھیا اے

واقعی قادیان کے ہر گھر کو چونا کرکے خوب صاف کیا ہوا تھا۔ نئے بستر بنائے۔ گلیاں خوب صاف کیں اور اس پیاری بستی کو تربیتی نقطہ نگاہ سے بھی خوب سجایا ہوا تھا۔ دیواروں پر خوبصورت بینرز آویزاں تھے جن پر آیات قرآنی، حضرت محمد ﷺ کی مبارک احادیث، حضرت مسیح موعود کے مبارک اقوال اور پاکیزہ منظوم کلام سے لئے گئے اشعار درج تھے جنہیں پڑھ کر روح کو سکون ملتا تھا۔

دارالمسیح میں جاکر جو راحت اور عافیت محسوس ہوتی تھی اس کا تو بیان ہی مشکل ہے۔ لگتا تھا وہ دور آنکھوں میں گھوم رہا ہے۔ اب تک تو حضرت مسیح موعود کی سیرت پڑھ کر اور ان کی کتابیں پڑھ کر خیالوں میں ہی اس دور کو محسوس کیا تھا لیکن دارالمسیح میں حقیقت کا گماں ہونے لگتا تھا۔

سب سے زیادہ لطف اس وقت آیا جب ہم بیت مبارک جانے کے لیے صبح 4 بجے اٹھ کر جو بھاگ بھاگ کر قطار میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور اسی طرح بیت الدعا جانے کے لیے پھر قطار بنتی تھی۔ اور اس انتظار میں جو تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کا لطف آتا تھا اس کا بھی شمار نہیں۔

نماز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ جاتے۔ نہ سردی کا احساس تھا اور نہ نیند کا، عجب ہی ایمانوں میں گرمی تھی۔ خاکسار نے اپنی زندگی میں پہلی بار مسلسل چھ روز باجماعت نماز تہجد اور باقی نمازیں باجماعت پڑھیں۔ نمازوں کا یہ لطف ہمیشہ یاد رہے گا۔

یہ سب حضرت مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح کی تربیت اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ اتنی تعداد میں آئے ہوئے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کرنا، رہائش کا انتظام کرنا، اور پھر حفاظتی نقطہ نگاہ سے کمال انتظام دیکھا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو ہم پر بے پایاں ہو رہا تھا۔

اخلاق اور اعمال میں جو تبدیلی جلسہ میں شریک ہوکر ہوئی ہے وہ ویسے ناممکن تھی۔ مختلف قوموں کے لوگ، مختلف ماحول سے آئے ہوئے امیر و غریب سب طرح کے لوگ تھے مگر سب حضرت محمد ﷺ کی محبت میں کھنچے چلے آئے تھے۔

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

ایک دوسرے کو آرام پہنچانے کا احساس، دوسروں کیلئے اپنا حق چھوڑ دینا، یہ سب کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ مہمان نوازی کا وصف جو قادیان کے باسیوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اس نے ہمیں بہت ہی متاثر کیا۔ مہمانوں کی خدمت کر کے ان کے چہروں پر جو طمانیت نظر آتی تھی وہ قابل رشک تھی۔

لیکن ابھی تشنگی باقی ہے کیونکہ خاکسار دل میں اس شدید خواہش کو لے کر قادیان روانہ ہوئی تھی کہ وہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بھی نصیب ہوگی۔ حالانکہ ہمیں یہ معلوم تھا کہ حضور اس بار قادیان تشریف نہیں لائیں گے۔ لیکن پھر بھی دل بار بار یہ یقین دلاتا کہ دعا کرتے جاؤ کیا پتہ حضور اچانک آجائیں۔ بیت الدعا میں جب پہلی بار دعا کا موقع ملا تو پہلی دعا خدا کے حضور گڑگڑا کر یہی کی کہ حضور سے ملاقات ہوجائے۔ مگر جو خدا کی رضا وہی ہماری رضا۔ صبر کر کے یہ تشنگی لیے واپس آگئے کہ جب اللہ کو منظور ہوگا تب ہم صبر کا شیریں پھل کھائیں گے۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کی تمام تقاریر بہت ہی پُراثر اور ایمان افروز تھیں اور جب ہم سب کی جان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں سکرین پر جلوہ افروز ہوئے تو خوشی سے آنسو نکل آئے اور اس وقت لگ رہا تھا کہ ہم سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں جو اپنے روحانی باپ کی اطاعت میں جمع ہوکر ہر طرح کی نفسانفسی سے بیزار ہوکر محبت اور بھائی چارے کی فضاء قائم کرنے اور اپنے ایمان کو گرمانے چلے آئے ہیں۔ پھر حضور کا یہ فرمانا مزید روح پرور ثابت ہوا کہ ”خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ انی معک کا وعدہ پھر ایک نئی شان میں پورا ہو رہا ہے کہ آج یورپ میں بیٹھ کر خدا تعالیٰ کے بندے حضرت مسیح موعود کی آواز کو آسمانی لہروں کے ذریعے قادیان میں بھیجا جا رہا ہے اور قادیان سے نعرہ تکبیر اور اللہ اکبر کی آواز ان لہروں پر سوار امریکہ، یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور جزائر میں بھی گونج رہی ہے۔ دنیا کا وہ کونسا خطہ ہے جہاں سے حضرت مسیح موعود کا یہ پیغام دنیا کی ہمدردی کے لیے دنیا تک نہیں پہنچ رہا۔ پس یہ کوئی انسانی کام نہ تھا اور نہ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے جس نے اپنے بندے سے وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ کے لیے تیرا چارہ اور سہارا ہوں اور تیرا نہایت قوی سہارا بن کر آج تک اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا جا رہا ہے“۔ (روزنامہ الفضل 2 جنوری 2010)

یہ بھی اللہ کا احسان ہے کہ خاکسار کو بمع فیملی عبدالحمید صاحب درویش کے بیٹے کے گھر رہنے کا موقع ملا جنہوں نے مہمان نوازی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ عبدالحمید صاحب درویش سے ملاقات کا موقع بھی ملا اور ہم جتنی دیر تک ان کے پاس بیٹھے رہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی باتیں کرتے رہے اور ہماری تربیت فرماتے رہے۔ اللہ ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

ایک معمولی مگر بہت دلچسپ واقعہ بھی پیش خدمت ہے کہ خاکسار کی ملاقات کیرالہ کی رہنے والی خاتون سے ہوئی۔ خاکسار کے استفسار پر کہ جب حضور کیرالہ تشریف لائے تھے تو ملاقات ہوئی تھی؟ جس پر انہوں نے ہاں میں جواب دیا اور اسی محبت میں بیٹی بیٹی کہتے ہوئے گلے لگا لیا۔ یہ محض حضرت مسیح موعود کی دعائیں اور محبت ہے جو ہمیں اس رنگ میں نصیب ہو رہی ہیں۔

تمام رضاکارانہ خدمت کرنے والوں کے لیے تہہ دل سے دعائیں نکلتی تھیں کہ انہیں نہ سردی کا احساس ہے نہ نیند کا احساس، بس ایک ہی لگن تھی کہ جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ مگر ہم کیا بتائیں کہ ہمیں تو قادیان کی گلیوں میں بہت ہی راحت اور سکون ملا اور ہم مسلسل یہی دعا کرتے رہے کہ جلد ہی ہم بھی میزبان بنیں اور مہمان نوازی کا لطف اٹھائیں۔ اللہ کرے جلد ربوہ میں پوری شان سے جلسہ سالانہ منعقد ہو۔ آمین

حضرت خباب بن الارتؓ

آپؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ غالباً اسلام میں چھٹے تھے۔ آپؓ تلواریں بنایا کرتے تھے۔ رسول اکرمؐ آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے جرم کی پاداش میں آپ کے سر پر گرم لوہا رکھا جاتا۔ رسول اکرمؐ نے آپ کے لئے دعا کی۔ اے خدا خباب کی مدد فرما۔ آپؓ نے ایک دن اپنی کمر حضرت عمر فاروقؓ کو دکھائی۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسی کمر میں نے کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت خبابؓ نے بتایا کہ میری کمر پر گرم لوہا رکھ دیا جاتا تھا اور پھر میرا خون اور پسینہ ہی اسے ٹھنڈا کرتا تھا۔ آپؓ کی وفات کوفہ میں 37ھ میں ہوئی اور آپؓ کوفہ میں دفن ہونے والے پہلے صحابی تھے۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر کے حالات زندگی

آپ کا نام نامی اور لقب فریدالدین اور گنج شکر ہیں۔ایک روایت کے مطابق فریدالدین کا لقب آپ کو شیخ فریدالدین عطار تذکرۃ الاولیاء نے اپنے لقب کی مناسبت سے عطا کیا تھا۔جب آپ کی ملاقات ان سے نیشاپور میں ہوئی تھی۔

آپ کے والد کا اسم مبارک جمال الدین سلیمان تھا۔آپ بھی بہت عالم فاضل، بلند مرتبہ بزرگ اور عابد شب زندہ دار تھے۔آپ کی والدہ ماجدہ کا ''نام قرسم خاتون'' تھا آپ مولانا وجیہہ الدین کی صاحبزادی تھیں نیک پارسا عابدہ زاہدہ اور درجہ ولایت پر فائز تھیں۔

حضرت بابا جی کے دادا جان کا نام حضرت شیخ شعیب تھا۔آپ کے آباؤ اجداد سلطان شہاب الدین غوری کے عہد حکومت میں ''کابل'' سے لاہور پہنچے تھے۔ یہاں سے آپ کے والد گرامی ملتان تشریف لے گئے اور ''موضع کھتوال'' (موجودہ کوٹھی وال) میں مقیم ہو گئے۔ اسی مقام پر آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

(سیر الاولیاء فارسی ص68)

آپ 569ھ کے قریب پیدا ہوئے۔آپ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد والد گرامی جہان فانی سے کوچ کر گئے آپ سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔آپ کی تعلیم و تربیت کا سارا بار آپ کی والدہ ماجدہ پر آن پڑا۔سات سال کی عمر میں ابتدائی دینی اخلاق و آداب و بنیادی کتابیں آپ نے پڑھ لیں۔مزید تعلیم کے لئے آپ کو ملتان شہر بھیج دیا گیا وہاں آپ نے مولانا منہاج الدین صاحب ترمذی کی مسجد میں قیام کیا اور ان سے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کی۔آپؒ نے قرآن کریم بھی حفظ کیا۔

مزید تعلیم کے لئے آپ نے کافی سفر اختیار کئے جن میں مشہور مقامات بلخ، بیت المقدس، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، غزنی، بغداد، سیستان، بدخشاں اور قندھار ہیں۔اس دوران آپ نے صوفیاء و اولیاء سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔طویل سیاحت کے دوران آپ نے جہاں تفسیر، حدیث، اصول معانی، فلسفہ، منطق، ریاضی، ہیئت وغیرہ کا اکتساب کیا وہاں باطنی علوم کی بھی تکمیل کی۔

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لائے اس وقت بابا جی دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔اسی دوران آپ نے حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خیر المجالس میں شامل ہو گئے۔اس وقت آپ کی عمر 18 سال تھی جب خواجہؒ صاحب واپس دہلی جانے لگے تو آپ بھی معیت کے لئے تیار ہو گئے۔لیکن خواجہؒ صاحب نے فرمایا ابھی کچھ عرصہ ملتان میں رہ کر علوم حاصل کر و اس کے بعد دہلی آ جانا۔

چنانچہ تکمیل تعلیم کے بعد جب آپ والدہ کی خدمت میں ملتان واپس آئے تو والدہ محترمہ بہت خوش ہوئیں۔ والدہ کی اجازت سے آپ دہلی تشریف لے گئے اور مرشد کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔

حضرت گنج شکر فرماتے ہیں جب میں حاضر ہوا تو قبلہ خواجہؒ صاحب نے عطاء و کرم کا دروازہ مجھ پر کھول دیا اور فرمایا اے فرید خوب ہوا تم اپنا کام پورا کر کے میرے پاس آ گئے اور حکم فرمایا کہ ''ہانسی'' جا کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کرو۔ یہاں کافی عرصہ رشد و ہدایت کا کام انجام دیا۔اس عرصہ میں حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کی رحلت ہو گئی اور آپ ''اجودھن'' موجودہ ''پاکپتن'' تشریف لے آئے اور آخر عمر تک یہیں خدمت اسلام میں مصروف رہے۔

(سیر العارفین ص33)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ

آپ جنگل میں رہتے تھے درویشانہ روٹی اور جنگل کے پھل پھول کھا کر گزارہ کرتے تھے (اور اشاعت اسلام کرتے)

آپ اکثر روزہ رکھا کرتے اور افطار شربت سے کیا کرتے تھے ایک پیالہ شربت میں سے نصف تقسیم فرما دیتے اور باقی نصف پی لیا کرتے تھے۔

پروفیسر خلیق احمد صاحب نظامی آپ کے مجاہدات کا نقشہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

بابا فریدؒ نے عبادت و ریاضت میں جو کوششیں کیں تھیں وہ انہی کا حصہ تھا۔مسلسل روزوں اور کم غذا نے ان کے جسم کو لاغر و ناتواں بنا دیا تھا۔آخر عمر میں ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ''چالیس سال تک جو کچھ خداتعالیٰ نے فرمایا بندہ مسعود نے وہی کیا اب چند سال سے جو کچھ مسعود کے دل میں خیال ہوتا ہے یا اسے مانگتا ہے وہی پاتا ہے۔

(تاریخ مشائخ چشت ص162)

سوانح نگار حضرات نے گنج شکر کے بارے میں کئی کرامات مشہور کر رکھی ہیں جس کی وجہ سے آپ گنج شکر کہلائے، مثلاً شکر کی بارش ہونا۔تاجر و سوداگروں کے قافلہ کی شکر کی بوریاں نمک بن جانا پھر آپ کے کہنے پر شکر بن جانا۔والدہ محترمہ کے بھول جانے پر اور سفر کی حالت میں والدہ کی عدم موجودگی میں مصلے کے نیچے شکر کی پڑیا موجود ہوا کرنا وغیرہ۔

آپ کسی کا دل نہ دکھاتے تفرقہ سے پرہیز کرتے نہایت شیریں بیان خوش گفتار تھے۔میٹھی بول چال کی وجہ سے ہر ایک کا دل موہ لیتے تھے حد درجہ شیریں مقال ہونے کی وجہ سے آپ کو ہر ایک گنج شکر کہتا۔آپ نے اسی میٹھی زبان اور شیریں گفتگو سے ہزاروں ہندوؤں کو حلقہ بگوش اسلام کیا اور ہزاروں خاندان آپ کے ذریعہ اسلام کے پاک مذہب سے منور ہوئے۔ حضرت بابا فریدؒ کی شادی سلطان غیاث الدین بلبن کی بیٹی سے ہوئی۔جن کے بطن سے 5 صاحبزادے اور 3 صاحبزادیاں ہوئیں۔

آخری عمر میں کثرت عبادت، فاقہ کشی اور چلوں کے باعث آپؒ کی صحت کافی نحیف ہو گئی۔ بے ہوشی طاری رہنے لگی۔اس کے باوجود کبھی آپ فرض یا نفلی عبادات سے غافل نہ رہے۔5 محرم 664ھ کو عشاء کی نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں دو دفعہ بلند آواز سے یا حییُّ یا قیوم کہا اور جان خداتعالیٰ کے حوالے کر دی۔آپ کی عمر شریف 95 برس تھی۔

(سیر الاولیاء)

آپؒ کی تدفین پاکپتن شریف میں ہوئی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ گلشن حدید فیز II کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 مارچ 2010ء کو بعد نماز مغرب و عشاء، بیت الخبیر، گلشن حدید کراچی میں مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر ضلع کراچی کی زیر صدارت 5 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے بچوں سے قرآن سنا اور بعد میں مکرم امیر صاحب ضلع کراچی نے نصائح کے بعد دعا کروائی۔ان میں سے اول الذکر 3 بچے واقفین نو ہیں۔

جاھد محمود بدر ابن خاکسار نے بعمر 6 سال 8 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

جاذب احمد ابن مکرم مسلم احمد صاحب نے بعمر 5 سال 2 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

وقاص احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب نے بعمر 11 سال 3 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

محمد یٰسین ابن مکرم فضل الٰہی صاحب نے بعمر 8 سال 9 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

علیشہ ایوب بنت مکرم محمد ایوب صاحب نے بعمر 9 سال 6 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم صحیح معنوں میں پڑھنے، اس کے علوم و معارف سیکھنے اور عالم باعمل بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

نکاح

مکرم عبدالرشید صاحب صدر محلہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم انجینئر قمر سلیمان صاحب واقف نو کے نکاح کا اعلان مکرمہ نازیہ شفیق صاحبہ بنت مکرم شفیق رفیق احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ 10 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی نے بیت النور میں مورخہ 21 مارچ 2010ء کو کیا۔مکرمہ نازیہ شفیق صاحبہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی مترجم قرآن کریم ہندی کی نواسی ہیں اور مکرم قمر سلیمان صاحب کے والد یعنی خاکسار حضرت ملک نور دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور حضرت ملک غلام فرید صاحب مفسر قرآن مجید انگریزی کا بھتیجا ہے۔احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب سابق پرنٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ جویریہ عنبر صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم اسرار احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ابن مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب مرحوم آف امیر پارک گوجرانوالہ 50 ہزار روپے حق مہر پر محترم ملک محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے مورخہ 5/اپریل 2010ء کو بیت اقبال، دارالنصر غربی اقبال ربوہ میں کیا۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔آمین

اعزاز

مکرم انتصار احمد ازکیٰ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے حافظ ابرار احمد نے حال ہی میں ہونے والے مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کالج کے سینئر سیکشن میں مجموعی طور پر تیسری اور اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ حافظ ابرار احمد نے مدرسۃ الحفظ سے قرآن کریم کا حفظ مکمل کر لینے کے بعد وسط نومبر 2009ء میں آٹھویں کلاس میں اسلام آباد ماڈل کالج فار بوائز، جی الیون ون میں داخلہ لیا تھا۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ حافظ ابرار احمد کا یہ اعزاز اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے بابرکت کرے اور آئندہ اس کی آنے والی مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو۔آمین

نماز جنازہ

مکرم قاضی طاہر احمد صاحب دارالفضل شرقی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم قاضی عزیز احمد صاحب مولوی فاضل ولد حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم ناظر اشاعت 4/ اپریل 2010ء کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ مورخہ 12/ اپریل کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ ہو گی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

جماعتی سکولز میں تعطیل

ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز آف پاکستان کا پہلا کنونشن مورخہ 11/ اپریل کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں 11/ اپریل کو تمام جماعتی سکولز میں تعطیل ہوگی۔ والدین نوٹ فرمالیں۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

ایران پر پابندیاں لگانے کیلئے مذاکرات

ایران کے جوہری مسئلے پر نیو یارک میں چھ عالمی طاقتوں کے بند کمرہ میں مذاکرات ختم ہو گئے۔ روس نے تجویز دی ہے کہ مسئلے کے حل کیلئے ایران سے مذاکرات کئے جائیں۔

برازیل میں مٹی کا تودہ گرنے سے 200 افراد ملبے تلے دب گئے

برازیل کی ریاست ریوڈی جیزو میں سیلاب کے بعد مٹی کا تودہ گرنے سے کم از کم دوسو افراد ملبے میں دب گئے۔ برازیل کی ریاست ریو میں گزشتہ روز طوفانی بارش اور سیلاب سے کم از کم 153 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مٹی کا تودہ گرنے سے کم از کم 200/ افراد ملبے میں دب گئے جن کو نکالنے کیلئے امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مٹی کا تودہ گرنے سے کئی عمارتیں بھی دب گئیں۔

کرغیزستان میں نئی حکومت کا کنٹرول

کرغیزستان کی نئی حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ اوش اور جلال آباد کے علاوہ پورے ملک پر کنٹرول حاصل کر لیا گیا ہے اور نئی حکومت کو فوج کی مکمل حمایت حاصل ہے کرغیزستان میں حالیہ عوامی شورش کے بعد اقتدار سنبھالنے والی صدر Roza Otunbayeva کا کہنا ہے کہ ان کی حکومت نے سوائے 2 شہروں کے پورے ملک پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔

دانتوں کی بیماری سے دل کا مرض اگلی نسل تک منتقل

جدید طبی تحقیق کے مطابق دانتوں اور مسوڑھوں کے مرض میں مبتلاء والدین کے بچوں میں دل کے اندر سوراخ کی بیماری کی شرح زیادہ پائی جاتی ہے۔ آئرلینڈ میں ہونے والی اس تحقیق میں دل کی بیماریوں اور دانتوں کی خرابیوں کے درمیان تعلق کو بنیاد بنا کر جب دیکھا گیا کہ دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض سے ورثے میں بھی بیماریاں منتقل ہوتی ہیں تو معلوم ہوا کہ منہ اور دانتوں کے مرض میں مبتلا جوڑوں کے ہاں 35 فیصد بچے پیدائشی طور پر دل کے مسائل سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق دانتوں اور مسوڑھوں میں پیدا ہونے والے بیکٹیریا سے جہاں والدین خود دل کے مریض بنتے ہیں وہاں یہی مرض جین کے ذریعے اگلی نسل کو بھی منتقل کر دیتے ہیں۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 10/ اپریل

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:36

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

پریمئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
سٹیٹ بنک لائسنس نمبر 11
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
برائے رابطہ: 0333-9794460
0333-8390390
047-6215068

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
429 پک بلاک لنک وحدت روڈ
علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

Dr. Waqar's
HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
بیرون ملک مقیم خواتین و حضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کرائیں
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com

FD-10